جنرل صاحب کا اصولی مؤقف

سید عبید اللہ حسنی

۱۱ر ستمبر کے واقعات نے امریکہ کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا اور اس کے دفاعی نظام اور انٹیلی جنس کے دعووں کی قلعی کھل گئی۔ اس واقعہ نے امریکی قیادت کے ہوش وحواس چھین لئے اور اسے طاقت کے نشے میں بدمست کر دیا۔ اپنی غیظ و غضب سے بھری تقریر میں جارج ڈبلیو بش نے اپنی آئندہ کارروائی کو (مسلمانوں کے خلاف) صلیبی جنگ قرار دیا۔ اس تقریر میں اس نے دہشت گردی اور دہشت گردوں (ان کے مطابق اسلام اور مسلمانوں) کو ختم کرنے کا اعلان کیا اور اس اعلان پر عملدرآمد کے لئے اس نے بغیر کسی ثبوت کے، اسامہ اور ان کے میزبان طالبان کو اس واقعہ کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے ان کے خلاف جنگ کا اعلان کیا اور اس سلسلے میں مختلف ممالک سے رابطے قائم کر کے افغانستان پر حملے کے لئے ان کا تعاون طلب کیا۔ اس کے جواب میں مختلف ممالک نے ابتدائی طور پر مختلف قسم کے ردعمل کا اظہار کیا۔ مثلاً:

سعودی عرب کے وزیر دفاع شہزادہ سلطان نے کہا کہ بش ہمارے امیر نہیں۔ ہم کسی مسلمان ملک کے خلاف اڈے نہیں دیں گے۔ روس نے کہا کہ ہم امریکا کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ افغانستان پر حملہ کرنے کی غلطی نہ کرے کیوں کہ ہم بخوبی واقف ہیں کہ وہ حملہ آوروں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں نیز ہم امریکا کو فوجی امداد نہیں دے سکتے۔ ایران نے کہا کہ وہ طالبان کے خلاف کسی کارروائی میں صرف اسی صورت میں حصہ لے سکتا ہے جب یہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں ہو اور ان حملوں میں ان کے ملوث ہونے کا ثبوت ہو لیکن ہم امریکا کو کسی قسم کی مدد فراہم نہیں کریں گے۔ چین نے امریکا سے اسامہ کے دہشت گردی میں ملوث ہونے کے ثبوت مانگے۔ نیٹو میں شامل اکثر ممالک نے بھی امریکہ سے اسامہ کے متعلق ثبوت مانگے اور امریکہ کی فوجی کارروائی میں حصہ لینے سے انکار کیا۔ لیکن پاکستان عوام اس وقت حیران رہ گئے جب جنرل پرویز مشرف نے دہشت گردی کے خلاف امریکی اعلان کے فوراً بعد امریکہ کے ساتھ ہر قسم کے غیر مشروط تعاون کا اعلان کیا۔

میں نے جب یہ سنا تو میں سوچ میں پڑ گیا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ایک مسلمان ملک دوسرے مسلمان ملک کے خلاف کافروں سے معاہدہ کرے اور ان کی مدد کرے، جب کہ قرآن پاک میں ہے کہ یہود ونصاریٰ ہرگز مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ میں نے سوچا کہ شاید اس لئے امریکہ سے تعاون کیا جا رہا ہو کہ قرضے ری شیڈول ہو جائیں گے لیکن اقتصادی ماہرین کہتے ہیں کہ قرضے ری شیڈول سے وقتی طور پر تو ادائیگی ٹل جائے گی لیکن ہر سال سود کی شرح میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ پھر میں نے سوچا کہ شاید اس لئے امریکہ سے تعاون کا سوچا گیا ہو کہ کہیں امریکہ کا ساتھ نہ دینے کی صورت میں بھارت پاکستان پر حملہ نہ کر دے لیکن بھارت سے تو صرف کشمیر میں ہی چند سو مجاہدین نہیں سنبھالے جاتے وہ پاکستان کے ساتھ پنگا لینے کی حماقت کیونکر کر سکتا ہے؟ پھر میں نے سوچا کہ شاید امریکہ سے تعاون کا مقصد مفلوک الحال پاکستانیوں اور

افغانیوں کے لئے روٹی، پانی، کپڑوں اور خیموں کا انتظام کرنے کے لئے امداد لینا یا کشمیر میں جاری ہندو جارحیت سے نجات حاصل کرنا ہو لیکن یہ دونوں سوچیں اس وقت غلط ثابت ہوئیں، جب امریکہ کے اشارے پر الرشید ٹرسٹ اور حرکت المجاہدین کے اکاؤنٹ منجمد کر دیئے گئے۔ اول الذکر ایک فلاحی ادارہ اور مؤخر الذکر ایک جہادی تنظیم ہے۔ پھر میں نے سوچا کہ شاید اس لئے امریکہ سے تعاون کا اعلان کیا گیا ہو کہ اس سے ہمیں قرضے یا امداد مل جائے گی لیکن یہ سارے قرضے اور امداد تو سرے محل یا رائے ونڈ محل جیسے ''فلاحی کاموں'' پر خرچ ہو جائے گی۔ عوام کے حصے میں کیا آئے گا؟ پھر میں نے سوچا کہ شاید فوری طور پر امریکہ سے تعاون کا اعلان اس لئے کیا گیا ہو کہ امریکہ خوش ہو کر پاکستان کو اپنی ۵۳ ویں ریاست قرار دے دے اور ہم بیٹھے بٹھائے گرین کارڈ ہولڈر بن جائیں گے لیکن یہ ناممکن ہے کیونکہ امریکہ تو پہلے ہی اپنے ملک میں بڑھتے ہوئے مسلمانوں سے خوف زدہ ہے، وہ ایک ایسی ریاست کیسے افورڈ کر سکتا ہے، جس میں ۹۸ فیصد مسلمان ہوں۔ پھر میں نے سوچا کہ شاید مشرف صاحب نے اپنی صدارت کی مدت طویل کرنے کے لئے اور امریکہ کی آشیر باد حاصل کرنے کی غرض سے یہ اعلان کیا ہو لیکن فرعون، شداد، ہامان، کینڈی، کلنٹن جب ہمیشہ صدارت کی کرسی پر نہیں رہ سکتے تو آپ کیسے رہ سکتے ہیں؟

میں ان سب سوچوں کے بھنور میں ڈوبتا جا رہا تھا کہ اچانک ایک سوچ ان سب پر غالب آ گئی اور میں بے اختیار چلا اٹھا کہ جنرل صاحب! آپ نے بالکل درست فیصلہ فرمایا۔ آپ کا مؤقف بالکل صحیح ہے کیونکہ تقریباً سو سال تک انگریزوں کی غلامی میں رہنے کی وجہ سے ہماری ذہنیت غلاموں والی ہو گئی ہے اور غلام فیصلہ مانا کرتے ہیں، فیصلہ کیا نہیں کرتے۔

الکتاب گرافکس کمپیوٹر پبلشنگ سسٹم

الحمدللہ ہمیں طباعتی کام کا ادراک حاصل ہے اور معیار و دیانت داری کے اصول کو بنیاد بنا کر جدید ترین رنگین و سادہ چھپائی کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔
ہر قسم کی کتب، رسائل، میگزین ماہنامے، عربی، انگریزی، اردو زبان میں جدید ترین کمپیوٹر سسٹم پر ڈیزائن اور طبع ہونے کا قابل اعتماد اہتمام موجود ہے

الکتاب گرافکس کمپیوٹر پبلشنگ سسٹم پل شوالہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان Ph: 061584604